بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

ایڈیٹر: غلام نبی

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۰ | ۲۰ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش | ۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ | ۲۰ ماہ مئی ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۱۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ۔

افسوس میاں محمد سعید اللہ صاحب جلد ساز کی نوجوان لڑکی آمنہ بی بی عمر ۲۴ سال کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں۔ احباب مغفرت کے لئے دعا کریں۔

ماسٹر محمد عمر صاحب۔ اور مولوی ابو العطاء صاحب جماعت احمدیہ گنج کے سالانہ جلسہ میں شمولیت کے بعد واپس آ گئے ہیں۔

قادیان ۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ

دین و دنیا میں کامیاب کرنے والا انقلاب کس طرح پیدا ہو سکتا ہے

اب اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں۔ کہ ہر طبقہ اور ہر فرقہ کے مسلمانوں کو محسوس ہو رہا ہے۔ کہ انہیں اپنے اندر ایک تغیر اور انقلاب پیدا کرنے کی بے حد ضرورت ہے۔ ایسا انقلاب جو ان کی مایوسی کو امید سے۔ ان کی ذلت کو عزت سے ان کی پستی کو بلندی سے اور ان کے تنزل کو ترقی سے بدل دے۔ ان کے ذہنوں۔ اور فکروں میں تبدیلی پیدا کر دے۔ یہ ایک مبارک احساس ہے۔ کیونکہ اس کے بعد توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ جن لوگوں کے دلوں میں اپنے اندر انقلاب پیدا کرنے کی حقیقی تڑپ ہو گی۔ وہ کوشش بھی کریں گے اور جن کی کوشش خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے ارشادات کے ماتحت ہو گی۔ وہ کامیاب بھی ہوں گے۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے۔ کہ جو لوگ مسلمانوں کی دینی اور دنیوی راہ نمائی کے دعویدار کہلاتے ہیں ان کی صحیح راہ نمائی نہیں کرتے۔ اور دیدہ دانستہ نہیں کرتے۔ اس وجہ سے احساس انقلاب دب کر رہ جاتا ہے۔ اور کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں ہو سکتا۔

حال ہی میں ایک نوزائیدہ احراری اخبار "الفضل" سہارنپور (۸ مئی) نے "مسلمانوں میں ذہنی اور فکری انقلاب کی ضرورت" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ اور اسے "خاص مضمون" قرار دے کر "نہایت اہم اور بے حد مفید" بتایا ہے۔ اس میں جہاں مسلمانوں کی موجودہ ابتر حالت کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہاں صرف یہ بتایا گیا ہے۔ کہ انقلاب ایک نہایت ضروری چیز ہے۔ اور اس کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ حتیٰ کہ یہ بھی کہہ دیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں اسے اپنا قطعی فیصلہ قرار دے دیا ہے۔ لیکن اس بات کو قطعاً نظر انداز کر دیا ہے۔ کہ مسلمانوں میں انقلاب پیدا کیونکر ہو سکتا ہے۔ اور دیگر اقوام کی مثالیں پیش کر کے یہ اثر ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ جس طرح وہ خود بخود اپنے اندر انقلاب پیدا کر کے ترقی کے منازل طے کر گئی ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں کو بھی کرنا چاہیئے۔ حالانکہ مسلمانوں میں انقلاب اسی طرح پیدا ہو سکتا ہے۔ جس طرح قرن اول میں پیدا ہوا۔ اور وہ وہی طریق ہے جس کا ذکر خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں کیا ہے۔

اخبار "الفضل" نے مسلمانوں کی پستی اور نکبت کا جو نقشہ کھینچا ہے۔ وہ اسی کے الفاظ میں یہ ہے۔

"انتشار اور غفلت کی ایک حد ہوتی ہے لیکن جس بارُخ کی طرف مسلمانوں کی سیادت و قیادت بہی بہی پھر رہی ہے۔ اس کی تباہی کی کوئی حد نہیں ہے"

اس حالت سے نکلنے کے لئے مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے۔ مذکورہ بالا مضمون میں اس کا ذکر یوں کیا گیا ہے:۔ کہ

"اگر مسلمان اپنی بہتری چاہتے ہیں۔ تو ان کے خاص و عام باتیں بنانا اور بے نتیجہ مشاغل میں عمر برباد کرنا چھوڑ کر اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کی سعی کریں۔ اس وقت مسلمانان ہند کے لئے ذہنی اور فکری انقلاب ہی ان کے امراض کا آخری علاج ہے"

پھر لکھا ہے:۔ "انقلاب زندہ باد زندگی کی واحد رُوح ہے۔ یہ نعرہ نہیں ہے۔ اعلان صداقت ہے۔ اور قرآن شریف کی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔ خاص طور سے ہم غلام ہندوستانیوں۔ اور تباہ حال مسلمانوں کے لئے انقلاب کے سوا زندگی کی کوئی دوسری راہ منزل تک پہونچانے والی نہیں ہے۔ انقلابی نعرہ اسلامی نعرہ اور ایمانی نعرہ ہے یہ نعرہ ہر مسلمان کا جزو زندگی بن جانا چاہیئے میں مسلمانوں کو پوری قوت سے انقلاب انگیزی کی دعوت دیتا ہوں۔ کیونکہ قرآن شریف نے فیصلہ سنا دیا ہے۔ کہ تغیر اور انقلاب کے بغیر ہماری حالت سدھر نہیں سکتی ہے"

اسی طرح لکھا ہے "اگر مسلمان بے عمل اور بزدل بنے رہیں گے۔ اگر وہ اپنے اندر انقلاب نہیں پیدا کریں گے۔ اگر ان کے اجتماعی اعمال تباہی خیز ہوں گے۔ تو بلاشبہ ہندوستان میں مسلمانوں کی زندگی کے دن اب گنے رہ گئے ہیں۔ اور ان کا مستقبل سخت تاریکی میں ہے"

ان اقتباسات میں مسلمانوں کو انقلاب پیدا کرنے کی تاکید پر تاکید کی گئی ہے۔ اور بار بار بتایا گیا ہے۔ کہ انقلاب پیدا کئے بغیر نہ وہ موجودہ ابتر حالت سے نکل سکتے ہیں۔ اور نہ ترقی کر سکتے ہیں۔ پھر ساتھ ساتھ یہ بھی سنایا گیا ہے۔ کہ ترقی کے لئے انقلاب پیدا کرنا قرآن کریم میں بھی ضروری قرار دیا گیا ہے۔ مگر اس بات کی طرف اشارہ تک نہیں کیا گیا کہ انقلاب پیدا کس طرح ہو سکتا ہے۔ اور تعجب ہے۔ کہ قرآن کریم کی یہ آیت پیش کرنے کے باوجود کہ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم۔ یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ خدا تعالیٰ برگزیدہ قوموں میں کس طرح تغیر پیدا کیا کرتا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ قرآن کریم سے ان برگزیدہ قوموں کی مثالیں پیش کی جاتیں۔ جن میں اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان انقلاب پیدا کیا۔ اور پھر بتایا جاتا۔ کہ مسلمانوں میں بھی اب اس طرح انقلاب پیدا ہو سکتا ہے۔ مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی مثال پیش کی جاتی۔ پھر خود مسلمانوں کی مثال سامنے لائی جاتی۔ لیکن اس کی بجائے مغربی اقوام کو پیش کر کے۔ اور انقلابی نعروں کو زندگی کی رُوح قرار دے کر کہا گیا ہے۔ کہ مسلمان بھی اپنے اندر اسی طرح انقلاب پیدا کریں۔

لیکن ان حالات میں مسلمانوں کا انقلاب انہیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ اور اگر دنیوی لحاظ سے کسی قسم کا فائدہ دے بھی تو اس کا انجام وہی ہوگا۔ جو آج کل مغربی اقوام کا ہو رہا ہے۔ در اصل مسلمانوں کو اپنے اندر وہ انقلاب پیدا کرنا چاہیئے۔ جو ان کے لئے دنیا کے علاوہ آخرت میں بھی فلاح کا موجب ہو۔ اور وہ انقلاب وہی ہو سکتا ہے۔ جس کا ذکر خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی مذکورہ آیت میں کیا ہے۔ فرمایا تحقیق اللہ کسی قوم میں اس وقت تک انقلاب پیدا نہیں کرتا۔ جب تک وہ اپنے نفوس میں تبدیلی پیدا نہ کرے۔ اور یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے انبیاء کے ذریعہ ہی کسی قوم میں انقلاب پیدا کیا کرتا ہے جیسا کہ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ پیدا کیا۔ پس وہ مسلمان جنہیں یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ ان میں تغیر پیدا ہونا چاہیئے۔ اور یہ تغیر ہی ان کے لئے دین و دنیا میں کامیابی کا موجب ہو سکتا ہے انہیں اس طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے کہ اس قسم کا تغیر خدا تعالیٰ کے ایک برگزیدہ کے ذریعہ ہی پیدا ہو سکتا ہے۔ اور موجودہ زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اس غرض کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔

نتیجہ امتحان جماعت ہفتم مدرسہ احمدیہ

محمد اسحٰق ۶۹۱ - غلام احمد ۵۹۸ - حکیم الدین ۵۳۵ ترقی دی گئی - بشارت احمد بشیر ۶۷۶ - بشارت احمد شاہ پوری ۵۹۰ - مصلح الدین احمد سعید ۳۹۰ - منور احمد انور ۵۲۱ - محمد صادق ۵۲۲ - اللہ دتا کاہلواں ۵۷۳ - عبد الحق ۴۶۰ - غلام رسول ۵۰۰ - شیخ عزیز الدین احمد پرائیویٹ سٹوڈنٹ ۵۴۸ - (ناظر تعلیم و تربیت)

اخبار احمدیہ

شکر الٰہی ۵ مئی ۱۹۴۳ء کو جماعت احمدیہ انبالہ چھاؤنی کا ایک جلسہ بعد نماز جمعہ منعقد ہوا۔ جس میں باتفاق آراء حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

جماعت احمدیہ انبالہ چھاؤنی آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے خطرناک حادثہ سے بال بال بچ جانے پر خدا وند تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے کہ حافظ حقیقی اپنے فضل و کرم سے جناب چوہدری صاحب موصوف کو مدت دراز تک یہ سعادت بخشتے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زیادہ سے زیادہ مفید خدمات سر انجام دیتے رہیں۔ اور رب العزت کی تائید و نصرت ہمیشہ ان کے ساتھ ہو۔ خاکسار خواجہ نظام الدین سیکرٹری انبالہ چھاؤنی

لنڈن سے ایک احمدی دوست کا پیغام سید مہتاز احمد شاہ صاحب ابن خان صاحب سید غلام حسین صاحب انیمل ہزبنڈری آفیسر ریاست بھوپال ۲۰ مئی کو شام کے ۷ بجے لنڈن سے ایک پیغام براڈ کاسٹ کریں گے۔ جن دوستوں کے پاس ریڈیو سیٹ ہوں۔ انہیں یہ پیغام سننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

اعلان نکاح ۱۷ مئی بعد نماز عصر عزیزم احمد زمان صاحب عباسی پسر حکیم محمد زمان صاحب مرحوم دار الرحمت کا نکاح امۃ العزیز بیگم بنت ڈاکٹر رحیم بخش صاحب محلہ دار الرحمت سے چھ سو روپیہ مہر پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ فریقین کے لئے مبارک کرے۔

خاکسار ارجمند خان وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) غلام محمد صاحب بہت لاہور اسال منشی فاضل کا امتحان دے رہے ہیں۔ نیز ان کی والدہ حج اور ہمشیرہ بیمار ہیں (۲) محمد یونس صاحب سیکرٹری مال انجمن احمدیہ بریلی کی لڑکیاں ناصرہ خاتون اور صادقہ میعادی بخار میں مبتلا ہیں نیز ان کی لڑکی ناصرہ نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے (۳) سید موسیٰ رضا صاحب مونگھیر بعض مشکلات میں مبتلا ہیں (۴) منشی غلام محمد صاحب قصبہ قادیان کا بھائی نور محمد ٹائیفائڈ سے سخت بیمار ہے نیز ان کا ایک بھائی دوست محمد فوج میں بھرتی ہو کر محاذ جنگ پر گیا ہوا ہے (۵) غلام نبی صاحب اور غلام احمد صاحب ساکن خانانوالی ضلع سیالکوٹ کو ایک مقدمہ میں پھانسی اور عطاء اللہ کو عمر قید کی سزا ہوئی ہے جس کے خلاف اپیل دائر ہے (۶) مشتاق احمد محلہ دار العلوم بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدائے قادر کا ایک سربستہ راز

"یہ بات ہر ایک راستباز کے نزدیک مسلّم ہے۔ کہ دو گروہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ضرور لعنتی زندگی رکھتے ہیں۔ (۱) اول وہ شخص اور اس کی جماعت جو خدا تعالیٰ پر افترا کرتے ہیں۔ اور جھوٹ اور دجالی طریق سے دنیا میں فساد اور پھوٹ ڈالنا چاہتے ہیں۔ (۲) دوسرے وہ گروہ جو ایک سچے منجانب اللہ کی تکذیب اور تحقیر کرتے ہیں۔ اس کا زمانہ پاتے ہیں۔ اس کے نشان دیکھتے ہیں۔ اور اس کی حجت کو اپنے پیسے اٹھا نہیں سکتے۔ مگر پھر بھی اس کو ایذا دینے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور ہر ایک پہلو سے کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح اس کو نابود کر دیں۔ اب اس بات کا خدا سے بڑھ کر کس کو علم ہے۔ کہ یہ دو گروہ جو اس وقت موجود ہیں۔ یعنی میں اور میرے وہ مخالف جو مجھے گالیاں دیتے۔ اور ہر ایک طور سے دکھ پہنچاتے ہیں۔ اور میری موت چاہتے ہیں ان دونوں گروہوں میں سے وہ گروہ کون ہے جس کی لعنتی زندگی ہے اور وہ گروہ کون ہے جو خدا کی نظر میں بہت برکتیں دی جائیگی اس راز کو بجز خدا کوئی نجومی نہیں جانتا۔ نہ رمال اور نہ کوئی قیافہ سے کام لینے والا۔ یہ راز میرے خدائے قادر کا ایک سربستہ راز ہے۔ اسی راز کے انکشاف پر سب فیصلے ہو جائیں گے۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ پر اگر وہ گروہ خدا کی طرف سے ہے تو کبھی خدا اس کو چھوڑ دے گا نہیں بلکہ وہ دن نزدیک ہیں جو خدا اپنے زبردست حملوں سے اس کی سچائی ثابت کر دے گا۔ جہنم کے عذابوں میں سے کوئی عذاب حسرت جیسا نہیں۔ وہ حسرت جو پیچھے کے رو کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اور وقت گزر جاتا ہے۔" (نزول المسیح ص)

دارالشیوخ کے یتیموں اور مسکینوں کے لئے کپڑوں کی ضرورت

قریباً سب دوستوں کو معلوم ہے کہ اس وقت دارالشیوخ میں دو صد سے زیادہ یتیم، مسکین، بیوگان اور معذور کھانا کھاتے ہیں۔ لیکن ان کے کپڑوں اور جوتیوں کا کوئی مستقل انتظام نہیں۔ آج کل جبکہ گرمی زوروں پر ہے سوتی کپڑوں اور جوتیوں کی اشد ضرورت ہے۔ میں ان مختصر سی سطور کے ذریعہ تمام دوستوں سے دست بستہ التماس کرتا ہوں۔ کہ وہ میری اس تحریک کو پڑھتے ہی فوری توجہ فرمائیں۔ اور جہاں تک ممکن ہو ان غرباء کے کپڑوں اور جوتیوں کے لئے رقم ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور باقی احمدی دوستوں کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہم اس چند روزہ اور جلد سے جلد ختم ہو جانے والی زندگی میں ہر قسم کی نیکیوں میں حصہ لے کر اس نہ ختم ہونے والی دائمی زندگی کے لئے اچھے سے اچھا توشہ اکٹھا کر سکیں۔ اور جب اس مالک الملک کے حضور پیش ہوں۔ تو وہ یہ فرما دے۔ کہ تم میرے بے کس بندوں کا خیال رکھتے تھے۔ آج جبکہ تم خود بے کس ہو میں تمہارا خیال رکھوں گا۔ جاؤ تم کو معاف کیا۔ اے ہمارے بادشاہ ہاں اے عرش عظیم کے مالک تو ہم کو ضرور یہ توفیق عطا فرما کہ ہم انصار رضی اللہ عنہم کی طرح اپنے نفسوں پر دوسروں کو مقدم کرنے والے ہوں آمین اے قادر مطلق بادشاہ آمین۔

(سید محمد اسحٰق ناظر ضیافت)

درس الحدیث — از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کامل اُسوۂ حسنہ

آج کل یہ دستور ہے۔ کہ جب کسی مضمون پر کوئی تقریر کرنی ہوتی ہے۔ تو اس کا پہلے اعلان کر دیا جاتا ہے۔ یا اگر پہلے اعلان نہ ہو سکے۔ تو مقرر خود اپنے مافی الضمیر کو ادا کرنے سے پہلے اپنی تقریر کا موضوع بتا دیتا ہے۔ اس سے مقصود یہ ہوتا ہے۔ کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے۔ کہ مقرر کس کس موضوع پر بولے گا۔ اسی طرح احادیث سے ثابت ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی جب کوئی خطبہ فرمانے کھڑے ہوتے تو اصل مضمون بیان کرنے سے پہلے چند الفاظ پڑھتے۔ مثلاً کبھی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ پڑھتے اور کبھی کچھ اور اس سے حضور کا مطلب یہ سکھانا ہوتا۔ کہ مقرر لوگوں کو بتائے کہ وہ کس مذہب کا پیرو ہے اور کن خیالات کو لے کر خطبہ پڑھنے والا ہے دیکھو۔ ہم میں سے کوئی کسی کی رائے کا پابند نہیں۔ اور کسی کو کوئی حق نہیں۔ کہ لوگوں سے اپنی بات منوائے۔ پھر ایک وعظ کرنے والا جب کھڑا ہوتا ہے۔ تو وہ کس اختیار کے ساتھ لوگوں کو مخاطب کرتا ہے۔ کس نے اسے حق دیا ہے کہ لوگوں سے کہے۔ کہ میرے خیالات سے اتفاق کرو۔ لیکن جب ایک مقرر تقریر سے پہلے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے۔ تو وہ اقرار کرتا ہے۔ کہ بے شک مجھ کو کچھ حق حاصل نہیں۔ کہ میں تمہیں کچھ سُناؤں۔ مگر میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ میرا مطلوب اور مقصود صرف ایک ذات ہے اور وہ اللہ تعالےٰ کی ہے۔ میں ایسی ہی بات بیان کروں گا۔ جو الٰہی منشاء کے مطابق ہوگی۔ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ اور میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جو اس کا بندہ اور اس کی رضا کی راہوں کو بتلانے والا ہے۔ ایمان لایا ہوں۔ اس لئے میں جو کچھ کہوں گا۔ اس پاک وجود کی بعثت کے مقاصد کے اندر ہوگا۔ جب مقرر کو یہ سند حاصل ہوگی۔ تو مسلمانوں کا فرض ہو گیا۔ کہ اس کی بات کو سُنیں۔ اور اس پر عمل کریں۔ لیکن جو بات خدا تعالےٰ کی ذات اور اس کی پاک صفات کے خلاف ہو۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کے خلاف وہ رد کرنے کے لائق ہے۔ اسی لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ان خیر الحدیث کتاب اللہ۔ کہ دُنیا میں بڑے بڑے حکیم بڑے بڑے فلاسفر ہوئے ہیں۔ اور ہوتے رہیں گے۔ سب کی باتیں سُنو۔ مگر اعتقاد یہ رکھو۔ کہ ان خیر الحدیث کتاب اللہ۔ صحیح خیالات۔ اور صحیح باتیں صرف اللہ تعالےٰ ہی کی ہیں۔ ان کے خلاف جو کچھ ہے سب غلط اور قابلِ رد ہے۔ دیکھو۔ ہم کسی انسان کے خیال پر اپنے اعتقاد کی بنیاد نہیں رکھ سکتے۔ کیونکہ خیال ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں۔ آج اگر ایک فلاسفر ایک تھیوری قائم کرتا ہے تو کل وُہ غلط ثابت ہو جاتی ہے۔ اور اس کے خلاف ایک اور رائے قائم کر لی جاتی ہے کچھ عرصہ پہلے امریکہ کے ڈاکٹر دہی کو بہت مفید بتاتے تھے۔ اور اسے تمام بیماریوں کا علاج قرار دیتے۔ مگر آج ایک اور نظریہ قائم ہو گیا ہے۔ وٹیمن اے اور وٹیمین بی نکل آئے تو دُنیا کے کسی خیال کی بنا پر مذہب کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی۔ کون گارنٹی دے سکتا ہے۔ کہ آج جو نظریہ قائم کیا گیا ہے۔ وُہ کل بھی قائم رہے گا۔ پس صحیح مذہب اور صحیح خیال وُہی ہو سکتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہو؛

پس کبھی انسانوں کی خوشنما باتوں پر فریفتہ نہ ہونا چاہیئے۔ بے شک لوگ ہزار دلائل پیش کریں۔ اور کہیں۔ کہ مرد اور عورت کی مساویانہ حیثیت ہے۔ اس لئے عورت کو بھی مرد کی طرح آزاد پھرنے کی اجازت ہونی چاہیئے یا شادیاں کورٹ شپ کے اصول کے مطابق ہونی چاہئیں۔ مگر جب ہم مسلمان ہیں۔ تو ہم کو ماننا وُہی چاہیئے۔ جو خدا تعالےٰ نے کہا اور اس کے رسول نے بتایا۔ نیز ہمارا یہ بھی اعتقاد ہونا چاہیئے۔ کہ بہترین عملی نمونہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔ دیکھو آج عملی لحاظ سے لوگ بات بات میں یورپ کی تقلید کرتے ہیں۔ اُٹھنے بیٹھنے کے طور طریق میں رہنے سہنے کے معاملات میں لباس میں طرز کلام میں معاشرت میں سیاست میں لوگ یورپ کے پیچھے چل رہے ہیں۔ حالانکہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عملی نمونہ ہمارے لئے کافی ہے۔

یاد رکھو۔ مغربی تہذیب دنیا و آخرت میں ہمیں کبھی کامیاب نہیں بنا سکتی۔ اول تو یہ تہذیب خود ساختہ ہے۔ اور خود ساختہ تہذیب پر جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وُہ ضرور درست ہی ہو۔ وُہ روز بروز بدلتی رہتی ہے۔ آج کچھ ہے۔ تو کل کچھ۔ دیکھو آج سے کچھ عرصہ پہلے یورپ میں عورتیں سگرٹ نہیں پیتی تھیں۔ صرف مرد سگرٹ پیتے تھے۔ عورتوں کی گاڑیاں الگ بنائی جاتی تھیں۔ اور اگر کوئی عورت ایسی گاڑی میں سوار ہو جاتی جس میں سگرٹ پینے کی اجازت ہوتی۔ تو وُہ سوسائٹی کی نظر سے گر جاتی۔ مگر آج یورپ کی اکثر عورتیں سگرٹ پیتی ہیں۔ اسی طرح پہلے عورتیں ایسی قمیص پہنتی تھیں جس میں صرف ان کے ہاتھ ننگے رہتے تھے۔ مگر آج بازو بھی ننگے رکھے جاتے ہیں۔ تو ان کے فیشن بھی بدلتے رہتے ہیں اس لئے یہ تہذیب قابل اطمینان نہیں۔ پھر یہ بھی تو سوچو۔ کہ یورپ ہمیں تہذیب کیا سکھائے گا کیا یہی تہذیب ہے۔ جس کے نتیجہ میں ۲۵ برس کے عرصہ میں اس کو دو تباہ کن جنگیں لڑنا پڑیں۔ دس بارہ مہذب اور تعلیم یافتہ آدمی ایک جگہ بیٹھ سکتے ہیں۔ مگر دو گنوار ایک جگہ امن سے نہیں بیٹھ سکتے۔ شیخ سعدی کہتے ہیں۔ کہ اگر دو گنواروں کو ایک زنجیر کے ساتھ باندھ دیا جائے۔ تو وُہ پھر بھی زنجیر توڑ کر لڑ پڑیں گے۔

ہر شریف آدمی امن کو پسند کرتا ہے۔ مگر جس تہذیب نے دُنیا میں اس قدر تباہی مچائی ہے۔ وُہ تہذیب کہلانے کی مستحق نہیں۔ آج یورپ کی ہر قوم یہ اعلان کر کے خوش ہوتی ہے۔ کہ ہم نے دُشمن کے اتنے آدمی مار دیئے۔ اتنے جہاز ڈبو دیئے۔ اتنے ہوائی جہاز ٹھکانے لگا دیئے۔ کیا یہ تہذیب ہے جس میں انسانی خون کی اتنی ارزانی ہے۔ اور کیا اسی تہذیب کے لوگ دلدادہ ہو رہے ہیں۔ جو تہذیب یہ کہتی ہے۔ کہ گورے رنگ کے لوگوں کا حق ہے۔ کہ کالوں پر حکومت کریں۔ اور جو تہذیب ایسے لوگ پیدا کرتی ہے۔ جو یہ اصول بناتے ہیں۔ کہ اگر ایک جرمن مارا جائے۔ تو اس کے بدلے ۵۰ آدمی مار دیئے جائیں۔ ایسی تہذیب دُنیا کے لئے برکت کا موجب نہیں ہو سکتی؛

پس ہمارے لئے وہی دستور العمل بہتر ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے ہمارے لئے مقرر کیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کامل عملی نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ پھر ہمیں دوسروں کی طرف جانے کی کیا ضرورت ہے۔ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی نبی نے دُنیا کے سامنے کامل نمونہ پیش نہیں کیا۔ اس لئے یورپ والے خود تہذیب بنائیں۔ تو کسی قدر معذور سمجھے جا سکتے ہیں۔ وُہ حضرت مسیح ناصری کو ماننے والے ہیں۔ مگر حضرت مسیح ان کے سامنے کوئی کامل نمونہ نہیں پیش کرتے۔ انجیل پڑھ کر دیکھ لو۔ حضرت مسیح کا اس سے زیادہ نقشہ ذہن میں نہیں آتا۔ کہ ایک درویش ہے۔ جو لوگوں کو یہ وعظ کرتا پھرتا ہے۔ کہ نیکی کرو۔ کسی سے جھگڑا نہ کرو۔ کبھی اس کے ساتھ کچھ آدمی ہوتے ہیں۔ کبھی وُہ اکیلا ہوتا ہے۔ جہاں رات آ جاتی ہے۔ وہیں بسیرا کر لیتا ہے۔ نہ لین دین کے معاملات میں اس کا نمونہ سامنے آتا ہے نہ بیاہ شادی میں اس نے کوئی طرز و طریق قائم کیا ہے۔ نہ اولاد کی تربیت و اصلاح کے بارے میں اس کا کوئی کام ہمیں نظر آتا ہے۔ نہ اس کو کبھی حکومت حاصل ہوئی۔ نہ جنگ کرنے کا اُسے موقعہ ملا۔ نہ صلح کرنے میں اس کا کوئی اسوہ ہمارے سامنے ہے۔ پس ایسے لوگ۔ جو مسیح کو ماننے والے ہیں۔ اگر اپنے لئے کوئی قانون بنائیں۔ تو اس قدر زیر الزام نہیں۔ مگر ہم مسلمان جن کے سامنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک نمونہ موجود ہے۔ اگر اس کو چھوڑ دیں۔ تو یہ کس قدر ناشکری ہوگی؛

پس عملی رنگ میں وہی بات درست اور صحیح ہے۔ جو اسلام نے بتائی ہے۔ لوگ ہزار دل لبھانے والی باتیں کہیں۔ اگر ہم مسلمان ہیں۔ تو ہم کو یہی اقرار کرنا چاہیئے کہ رضینا باللہ ربا وبالاسلام دیناً وبمحمد نبیاً۔

مولوی محمد علی صاحب سے چند مطالبات

(۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کے حکم کے مطابق نبی ہونے کا اقرار تھا یا نہیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خان بہادر میاں محمد صادق صاحب سے مکالمہ کے دوران میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تبدیلی عقیدہ کے ذکر میں فرمایا کہ "محض نام کا سوال ہے نفس دعوے میں میں کسی تبدیلی کا قائل نہیں" اس فقرہ کے مقابل مولوی محمد علی صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی کتاب حقیقۃ النبوت سے یہ بات پیش کرنے کے بعد کہ ۱۹۰۱ء میں آپ (حضرت مسیح موعودؑ) نے اپنے عقیدہ میں تبدیلی کی لکھا ہے کہ "یہ نفس دعوے میں تبدیلی نہ ہونا صرف جہلاء کو مغالطہ دینے کے لئے ہے۔" گر مولوی صاحب یہ بات جہلا کو مغالطہ دینے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے پیش نہیں کی۔ بلکہ عقلمندوں کو اپنا مسلک سمجھانے کے لئے پیش فرمائی ہے۔ آپ جس رنگ میں نکتہ چینی کر رہے ہیں۔ دراصل در پردہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حملہ کر رہے ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود تبدیلی عقیدہ کا صاف اعتراف فرماتے ہوئے لکھا ہے "جب خدا کی بارش کی طرح وحی الٰہی مجھ پر نازل ہوئی۔ تو اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا"

اسی طرح نفس دعوے میں عدم تبدیلی کا بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اعتراف ہے۔ جیسا کہ آپ "ایک غلطی کے ازالہ" میں فرما چکے ہیں۔ "مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول اور مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کرکے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔"

پس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ فرما کر کہ محض تسمیہ میں تبدیلی ہوئی ہے نہ کہ نفس دعوے میں ان دونوں تحریروں کو عقلمند اصحاب کے لئے نہایت عمدگی سے حل کر دیا ہے۔ اور میں کامل وثوق اور یقین رکھتا ہوں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب ان ہر دو تحریروں کا اس سے بہتر حل پیش نہیں کر سکتے۔ لیکن چونکہ مولوی صاحب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے عداوت ہے۔ اس لئے ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب است کی ضرب المثل کے مطابق انہیں یہ حل جہلا کو مغالطہ دینے کے مترادف نظر آ رہا ہے۔

مولوی صاحب خلافت قادیان کی یہ برکت قرار دیتے ہیں۔ کہ مدعی نبوت کو کافر اور ملعون قرار دینے والا خود نبی بن گیا۔ حالانکہ جس قسم کی نبوت کے دعوے کو حضرت مسیح موعود نے کفر و لعنت قرار دیا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس قسم کا نبی ہرگز تسلیم نہیں فرماتے دیکھئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعوےٰ کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا۔ اور جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں۔ کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا۔ اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں۔ اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اقتدا اور متابعت سے باہر جاتا ہوں۔ یہ الزام صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ایسا دعوےٰ نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے۔ اور نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب میں ہمیشہ میں یہی لکھتا آیا ہوں۔ کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعوےٰ نہیں۔ اور یہ سراسر میرے پر تہمت ہے۔ اور جس بنا پر میں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں۔ وہ صرف اس قدر ہے۔ کہ میں خدا تعالےٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوں۔ اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے۔ اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے۔ اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا ہے۔ اور آئندہ زمانہ کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے۔ کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو۔ دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا۔ اور انہیں امور کی کثرت کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں"۔

مولوی محمد علی صاحب اس تحریر کو پڑھ کر بتائیں۔ کہ کیا مدعی نبوت کو کافر و ملعون قرار دینے والے کو خدا کے حکم کے موافق اپنے نبی ہونے کا بھی خود ہی اعتراف ہے یا نہیں یقیناً اعتراف ہے۔ پس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پر یہ الزام کہ آپ نے انہیں نبی بنا دیا۔ سراسر تحکم اور سینہ زوری ہے۔ ہاں مولوی صاحب اگر خدا پر الزام دینا چاہیں تو الگ بات ہے۔ جس کے حکم کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے نبی ہونے کا اقرار فرمایا

خاکسار قاضی محمد نذیر لائلپوری

جماعت احمدیہ میں مولوی فاضلوں کی کثرت

۱۴ مئی کو جامعہ احمدیہ کے طلباء نے طلباء مولوی فاضل کے لئے جو الوداعی جلسہ منعقد کیا اس میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا حسب ذیل مضمون پڑھا گیا۔

انا اعطیناک الکوثر۔ یہ قرآن شریف کے آخری پارے کی ایک چھوٹی سی سورۃ ہے۔ جو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ابتدائی زمانہ دعوے نبوت میں نازل ہوئی تھی۔ جبکہ چاروں طرف سے مخالفین اعتراضوں کی بوچھاڑ کر رہے تھے۔ کہ یہ کیسا نبی ہو گیا۔ جس کے ساتھ نہ کوئی معززین کی جماعت ہے۔ نہ اس کے پاس کوئی مال و دولت ہے۔ نہ کوئی حکومت حاصل ہے۔ نہ ان میں کوئی عالم و فاضل لوگ ہیں۔ غرض ہر قسم کی تنگی اور تاریکی کے زمانہ میں۔ اللہ تعالےٰ نے یہ سورۃ شریف بطور پیشگوئی نازل فرمائی۔ کہ وہ وقت جلد آنے والا ہے۔ جبکہ خدا تعالےٰ اس رسول کو ان تمام چیزوں کی کثرت عطا کرے گا۔ جن کے متعلق مخالف معترض ہو رہے تھے۔ لفظ کوثر کے کئی معنی اور تفاسیر کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ یہ لفظ تمام حسنات کی کثرت کی طرف دلالت کرتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یہود بے بہود معترض تھے۔ کہ محمد کے پاس کوئی الہامی کتاب نہیں۔ خدا تعالےٰ نے قرآن شریف جیسی پاک وحی کا ذخیرہ عطا فرمایا۔ جس کے مقابلہ سے سب عاجز آ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خداوند کریم نے صحابہ کی پاک جماعت کا ایک لشکر عطا کیا۔ جس کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہو گی اور سارے عرب پر آپ کو مسلط کر دیا۔ غرض ہر قسم کی خوبیوں کی کثرت آپ کو مرحمت ہوئی۔ یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ہوا انا اعطیناک الکوثر۔ اور ایسے وقت میں یہ وحی نازل ہوئی۔ جب سب طرف سے مخالفین احمدیوں کی قلت اور بے بضاعتی پر طعنہ زن ہو رہے تھے۔ انہی اعتراضوں میں سے ایک یہ بھی تھا۔ کہ مرزا صاحب کے ساتھ علماء کی کوئی جماعت نہیں۔ تب خدا نے یہ الفاظ آپ پر نازل فرمائے۔ اور ان میں یہ پیشگوئی تھی کہ خدا تعالےٰ اس جماعت میں ایک بڑی جماعت مولوی فاضلوں کی پیدا کرنے والا ہے اس وقت مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے اخبار میں فخر یہ لکھا کرتے تھے۔ کہ میں سند یافتہ مولوی فاضل ہوں۔ سو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے غلاموں میں صدہا مولوی فاضل بنا دیئے۔ جنہیں سے اکثر اپنی علمی لیاقت اور تقوےٰ اور طہارت اور تبلیغی خدمات کے سبب ایسے اعلےٰ مقام پر پہونچے ہوئے ہیں۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب جیسے ان کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ مبارک ہے یہ جماعت مولوی فاضلوں کی جو حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کو پورا کر رہی ہے آپ لوگوں کے واسطے ضروری ہے کہ نہ صرف ظاہری علوم کے ماہر ہوں بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کے اس مقصد کو

حفظانِ صحت

زکام اور نزلہ کیوں ہوتا ہے اور کس طرح دور ہوسکتا ہے

(۲)

علاج

(۱) جہاں سے مادہ آتا ہے اسے روکیں۔ (۲) گرم گرم بھُنے ہوئے چنے یا یوکلپٹس آئل کو سونگھنا اور بند حالت میں کاربوناس آف امونیا کا سونگھنا نہایت مفید ہے۔ (۳) بند زکام کی صورت میں گل اسطخودوس سبوس گندم۔ بابونہ۔ شلجم۔ زوفا۔ مسور پوست خشخاش اور خطمی کا انکباب کریں یعنی بھپارہ کریں (۴) اڑالہ یعنی پاشویہ کریں۔ (خواہ زکام ہو یا نزلہ) بیری کے پتے۔ گل بنفشہ۔ خطمی سبوس گندم۔ رائی اور نمک کا پاشویہ کریں۔ (۵) سبوس اسبغول میں ایک گولی حب شفا رکھ کر صبح و شام قبل غذا عرق بادیان اور شربت بنفشہ کے ساتھ دیں۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا معمول تھا۔ میں نے تجربہ میں اسے مفید پایا ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ زکام۔ نزلہ۔ بلغمی کھانسی یا خشک کھانسی میں ڈوورس پوڈر دو گرین۔ سوڈا بائی کارب دس گرین۔ دونوں وقت قبل غذا شربت بنفشہ سے دیں۔ تو بہت فائدہ ہوتا ہے (۶) اگر بند نزلہ ہو۔ تو جوشاندہ گل اسطخودوس ۶ ماشہ۔ اور سردی پہونچانی مقصود ہو۔ تو بہدانہ بھی ڈال دیں۔ اور اگر نزلہ جما ہوا ہو یا پتلا ہو تو عناب ۷ دانہ۔ اور لسوڑیاں ۱۰ دانہ ڈال دیں۔ اگر بلغمی کھانسی بھی ہو۔ تو ملٹھی مقشر ۴ ماشہ۔ پرسیاؤشاں ۶ ماشہ۔ سبوس گندم ۲ تولہ۔ گل بنفشہ ۶ ماشہ جوش دے کر پلائیں اگر تپ ہو تو جوشاندہ سات دن تک نہ دیں۔ بعضوں کے نزدیک تین دن تک نہ دینا مفید ہے۔ اگر نزلہ گاڑھا ہو۔ تو زوفا ۶ ماشہ بھی ڈال دیں۔ اگر ناک میں جلن زیادہ ہو۔ تو پوست خشخاش ۶ ماشہ ڈالیں۔ (۷) حب شفا نزلہ و زکام ہر دو میں مفید ہے۔ میرا تجربہ ہے کہ برشعشا۔ کستوری۔ زعفران والی ایک رتی صبح قبل از غذا اور ایک رتی شام کو قبل از غذا زکام یا نزلہ شروع رہا ہو۔ یا ہونے کا شبہ ہو۔ تو اس کا استعمال بہت مفید ہوگا۔ اور انشاء اللہ آرام ہوگا۔

(۸) میرا تجربہ ہے۔ کہ زکام یا نزلہ کی حالت میں حب ایارج فیقرا ۱۰ عدد۔ اور حب جدوار ایک عدد۔ دودھ یا چائے سے رات کو سوتے وقت کھلا دیں۔ انشاء اللہ جلد آرام ہوگا (۹) شروع زکام میں دیکھا گیا ہے۔ کہ اگر فاقہ رکھا جائے تو مفید ہے۔ یا سبوس اسبغول شربت بنفشہ سے دیا جائے اور کچھ نہ کھایا جائے۔ (۱۰) بعض حالتوں میں میں نے دودھ کو بھی مفید پایا ہے۔ (۱۱) بوڑھوں کے لئے اجوائن خراسانی۔ گرگُل اور زعفران کی گولی بنا کر صبح و شام دینا مفید ہے (۱۲) جس کو زکام و نزلہ سردی سے ہو۔ اور بواسیر اور قبض نہ ہو۔ تو کنجد سیاہ۔ مغز اخروٹ۔ بلادر بے کلاہ کمد ایک رتی دیں (۱۳) زکام رقیق ہو۔ تو دیا قوزہ۔ یا عرق کیوڑہ اور شربت فریاد رس۔ یا شربت عناب یا شربت خشخاش دیں۔ (۱۴) اگر غلیظ ہو۔ تو عرق بادرنجبویہ ۵ تولہ۔ یا شربت زوفا دیں۔ (۱۵) اگر حرارت بخار اور کھانسی بھی ہو۔ تو لعاب بہدانہ ۴ ماشہ اور خطمی ۶ ماشہ۔ ملٹھی مقشر ۳ ماشہ۔ شربت نیلوفر کے ساتھ پلاویں۔ اگر کھانسی نہ ہو۔ تو ملٹھی نکال دیں۔ (۱۶) گلے میں خراش ہو تو مکو۔ کشنیز۔ بابونہ۔ مسور۔ پوست خشخاش مکد دو تولہ کا غرغرہ کریں۔ (۱۷) اگر نزلہ بند ہو۔ تو کواں یعنی بلچھی کے پتے۔ زوفا۔ شلجم۔ بابونہ۔ نیلوفر۔ بنفشہ مکد تولہ بلکہ انجیر بھی ملا کر انکباب کریں۔ اور یہ جوشاندہ جب ٹھنڈا ہو جائے۔ تو نتھار کر مصری ڈال کر پئیں (۱۸) اگر زکام سردی سے ہو۔ تو ملٹھی مقشر ۳ ماشہ۔ منقہ ایک ماشہ۔ پرسیاؤشاں ۴ ماشہ۔ اسطخودوس ۴ ماشہ۔ زوفا ۵ ماشہ بادیان ۵ ماشہ کا جوشاندہ شہد ڈال کر دیں۔ (۱۹) خطمی ۴ ماشہ۔ عناب ۷ دانہ۔ لسوڑیاں ۱۰ دانہ۔ بنفشہ ۶ ماشہ۔ اسطخودوس ۴ ماشہ کا جوشاندہ دیں۔ اگر اس میں ۲ ماشہ ملٹھی بھی ملا دیں تو بہتر ہوگا۔ (۲۰) گرمی والوں کو ماء الشعیر پلائیں۔ کدو۔ پالک یا مونگ کی دال دیں (۲۱) سردی والے کو حریرہ اور کباب دیں۔ (۲۲) عام طور پر زکام کی حالت میں دن بھر پیاسا رکھ کر رات کو قیمی شوربہ ایک ماشہ کھلا کر کھچڑی کھلا دیں۔ (۲۳) کمزور سر والوں کو اجوائن خراسانی ۳ ماشہ۔ دھتورہ مدبر ۳ ماشہ۔ افیون ایک ماشہ۔ زعفران ایک ماشہ کی گولیاں ایک ایک سرخ کی بنائیں اور ایک گولی بوقت ضرورت دیں۔ اگر نزلہ سخت ہو تو جدوار ۶ ماشہ بھی ملا لیں۔ اگر امیر ہو۔ تو عنبر ۳ ماشہ ڈال لیں (۲۴) کشتہ شاخ گوزن ۲ رتی۔ شہد ایک تولہ میں ملا کر کھلائیں۔ (۲۵) اگر زکام بند ہو۔ تو تمباکو ۲ ماشہ زعفران ماشہ۔ لونگ کلاہ دار سات دانے کو باریک کر کے اس کی ہلاس دیں

نوٹ:۔ وہ احباب جو ڈاکٹر۔ یا یونانی یا ویدک سے شغف رکھتے ہیں۔ وہ براہِ نوازش پبلک کے علم میں اضافہ کرنے کے لئے اس مضمون پر مزید روشنی ڈالیں۔ تاکہ دنیا کو فائدہ پہنچے اور اگر میرے مضمون میں کوئی سقم ہو۔ تو اسے بھی واضح فرمایا جائے:۔

خاکسار۔ حکیم عبدالعزیز خان مالک طبیہ عجائب گھر قادیان

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

گھٹیالیاں (سیالکوٹ):۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل مبلغ نے ۲۱ تا ۳۰ اپریل ۹ مقامات کا تبلیغی دورہ کر کے ۹ تقریریں کیں اور تقریباً ۶۰ غیر احمدی اصحاب سے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ اس دورہ میں آپ جماعتوں کی تعلیم و تربیت کا کام بھی کرتے رہے۔ اور بعض مقامات میں درس جاری کرائے۔ نیز چوہدری مولا داد صاحب صحابی کی روایات قلمبند کر کے نظارت تالیف و تصنیف کو بھجوائیں:۔

پونچھ (کشمیر):۔ مولوی محمد حسین صاحب مبلغ نے ۱۶/۴ تا ۳۰/۴ تقریباً ۳۰۰ میل کا تبلیغی سفر کر کے ۶ تقریریں کیں۔ اور ۷۰ نفوس کو پیغام احمدیت پہونچایا۔ نیز آپ نے مختلف مقامات میں ۶ درس دیئے آپ کی کوششوں سے ۴ نفوس داخلِ احمدیت ہوئے:۔

بنگہ (جالندھر) گیانی عباد احمد حسین صاحب مبلغ بنگہ اور اس کے مضافات میں سرگرمی سے سکھوں۔ ہندوؤں اور مسلمانوں میں تبلیغی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کی سرگرمیوں کی وجہ سے سکھوں اور ہندوؤں میں احمدیت کا خوب تذکرہ رہتا ہے۔ مولوی عطا محمد صاحب روزانہ بنگہ میں تفسیر کبیر کا درس دیتے ہیں:۔

امرتسر:۔ تیلی گھر۔ امرتسر میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مولوی عبدالرحیم صاحب نیّر۔ گیانی عباداللہ صاحب قریشی محمد نذیر صاحب۔ سید بہاول شاہ صاحب۔ اور عبدالعزیز صاحب معمار احمدی نے تقریریں کیں۔ حاضرین میں ہر مذہب کے آدمی موجود تھے۔ خدا کے فضل سے جلسہ بہت ہی کامیاب رہا۔

بکول (متصل قادیان) مولوی عبدالعزیز صاحب نے عرصہ زیر رپورٹ میں چھ دیہات کا دورہ کر کے پانچ تقریریں کیں اور جماعتوں کی تربیت کا کام بھی کیا۔ لوگوں کو تبلیغ اور مرکزی چندوں کی باقاعدگی کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی گئی۔ ایک صاحب بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:۔

مہتمم نشر و اشاعت قادیان

وصایا کی منسوخی کا اعلان

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز نے منسوخ کر دی ہیں:۔ (۱) میاں عبدالکریم صاحب پشاور نمبر ۱۳۱۷ حسب درخواست موصی منسوخ کی گئی (۲) منشی محمد ابراہیم صاحب کوٹ رحمت خاں نمبر ۷۷ حسب درخواست موصی منسوخ کی گئی (۳) قاضی کلیم الدین صاحب بہ پورہ بھاگلپور نمبر ۳۷۳۹ حسب درخواست موصی منسوخ کی گئی۔ (۴) مسماۃ عصمت آراء بیگم صاحبہ زوجہ سید عنایت حسین صاحب چک ۲۸۳ لائلپور حسب درخواست موصی منسوخ کی گئی (۵) سید عنایت حسین صاحب چک نمبر ۲۸۳ لائلپور۔ حسب درخواست موصی منسوخ کی گئی۔ (۶) ابراہیم صاحب تیلی غوث گڑھ ۳۰۸۷ بوجہ بقایا زائد از چھ ماہ (۷) فضل الٰہی صاحب کنجاہ حال عارف والا ۴۵۴۳ بوجہ بقایا زائد از چھ ماہ (۸) نور محمد صاحب ماشکی امرتسر نمبر ۲۹۷۴ بوجہ بقایا زائد از چھ ماہ (۹) میاں رحمت علی صاحب بعینہ فروش لاہور چھاؤنی پیغامیوں کے ساتھ شامل ہونے کی وجہ سے

واذا الجنّۃ ازلفت

ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسھم واموا لھم بان لھم الجنۃ ۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے اُن کے جان و مال جنت کے بدلے میں خرید لئے ہیں ۔ دنیا میں انسان کی انتہائی غرض وغایت یہ ہوتی ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے ۔ اور اس کو جنت میں داخل فرمائے ہر مذہب کا متبع اس بات کا خواہشمند ہوتا ہے ۔ اور اس کے لئے کوشش بھی کرتا ہے ۔ لیکن کوئی مذہب ایسا طریق نہیں بتلاتا جس سے ہر انسان کو یقین ہو جائے ۔ کہ وہ مرنے کے بعد جنت میں جائیگا ۔ ہاں صرف احمدیت یعنی حقیقی اسلام ہمیں یہ سکھاتا ہے جس سے ہم یقین کر لیتے ہیں ۔ کہ ہمارا فوت شدہ بھائی واقعی جنت میں چلا گیا ہے ۔ اور یہ ہو نہیں سکتا ۔ جبتک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ گارنٹی نہ ملے کہ ہاں واقعی یہ جنتی ہو گیا ہے ۔ چنانچہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسیح موعود آئیگا ۔ تو اس کے پاس ایک کتاب ہوگی جسمیں جنتیوں کے نام درج ہونگے ۔ چنانچہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء کے ماتحت دفتر بہشتی مقبرہ کے وہ کھاتے ہیں جنمیں موصیوں کے نام درج ہیں ۔ اور یہ خدا تعالیٰ کے الہام کے مطابق یقیناً جنتی ہیں ۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام الوصیۃ میں تحریر فرماتے ہیں :۔ "مجھے ایک جگہ دکھائی گئی ۔ کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی ۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا ۔ کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے ۔ تب ایک مقام پر اس نے پہنچکر مجھے کہا ۔ کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے ۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھائی گئی ۔ کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی ۔ تب مجھے کہا گیا ۔ کہ یہ تیری قبر ہے ۔ اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا ۔ کہ وہ اُن برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں ۔" پھر فرماتے ہیں کہ "کوئی نادان اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے ۔ اور انسان کا اس میں دخل نہیں ۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے ۔ کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے ۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے ۔ کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دیگی ۔ بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے ۔ کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائیگا ۔"

پس میں احمدیہ جماعت کو کہ اس وقت روئے زمین پر صرف یہی خدا تعالیٰ کی جماعت ہے مخاطب کر کے عرض کرتا ہوں ۔ کہ خدا تعالیٰ کے مذکورہ فرمان کے مطابق بہشتی بننے کی ابھی بہت کم لوگوں نے کوشش کی ہے ۔ ہم دعوے کرتے ہیں ۔ کہ ہماری جماعت دس لاکھ کی جماعت ہے ۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ ۔ لیکن آپ کو معلوم رہے ۔ کہ اس وقت تک موصیوں کی تعداد صرف ۶۰۰۰ تک پہنچتی ہے ۔ اور اس میں سے ایک ہزار کے قریب فوت ہو چکے ہیں ۔ اور پھر کچھ ایسے ہیں ۔ جن کی وصیتیں منسوخ ہو گئی ہیں ۔ یا نامنظور ہوئی ہیں ۔ عملاً اس وقت چار ہزار کے قریب موصی زندہ ہیں ۔ جو جماعت کی تعداد کے لحاظ سے کچھ بھی نسبت نہیں رکھتے ۔ یہ زمانہ قربانی کا زمانہ ہے اور سب سے بڑی قربانی وصیت کرنا ہے ۔ جو ایک مستقل قربانی ہے ۔ اور اس کے بدلہ میں یقینی بہشت ملتا ہے ۔ صحابہؓ کا امتحان جانوں کے مطالبہ پر کیا گیا ۔ اور انہوں نے اپنے سر خدا کی راہ میں دئے ۔ لیکن اس زمانہ میں مال کی قربانی کا مطالبہ ہے ۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔ "آئندہ اس بہشتی مقبرہ میں وہ دفن کیا جائے گا ۔ جو ان شرائط کو پورا کرے ۔ ممکن ہے ۔ بعض آدمی جن پر بدگمانی کا مادہ غالب ہو ۔ وہ ہمیں اس کارروائی میں اعتراضوں کا نشانہ بنا دیں ۔ اور اس انتظام کو اغراض نفسانیہ پر مبنی سمجھیں یا اس کو بدعت قرار دیں ۔ لیکن یاد رہے ۔ کہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں ۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔ بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے ۔ کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے ۔ اور ہم خود محسوس کرتے ہیں ۔ کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑے ہیں ۔ کہ دسواں حصہ کل جائیداد کا خدا کی راہ میں دیں ۔ بلکہ اس سے زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں ۔ وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں ۔"

پس جماعت کے مخلصین سے میں امید کرتا ہوں کہ وہ بہت جلد وصیت کر کے اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیں ۔ اور حقیقی اور یقینی بہشتی بننے کی کوشش کریں ۔ کیونکہ دنیا پر سخت تباہی آ رہی ہے ۔ پس عذاب آنے سے پہلے پہلے خدا کی راہ میں قربانی کرنا زیادہ فائدہ مند ہے ۔ بڑی بہشتی مقبرہ

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اس سے شائع کی جاتی ہیں ۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کرے ۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۱۴۶ :۔ منکہ میر ضیاء اللہ ولد میر الٰہی بخش صاحب مرحوم قوم میر پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن شیخ پور ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۴/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے (۱) ایک مکان پختہ واقع محلہ دارالرحمت قادیان (۲) مکان واقعہ شیخ پور تحصیل و ضلع گجرات ۔ (۳) دو بگیہ زمین زرعی واقع شیخ پور تحصیل وضلع گجرات ۔ جسکی کل مالیت تقریباً سولہ صد روپیہ ہے ۔ اس جائیداد میں میرے تین بھائی ۔ ایک بہن اور والدہ حصہ دار ہیں ۔ میں اپنے حصہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں ۔ بلکہ آمد پر ہے ۔ جو اس وقت قریباً یکصد روپیہ ماہوار ہے ۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا ۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں ۔ کہ میری وفات پر میری جو اور کوئی جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ اور اگر میں کوئی رقم ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرادوں ۔ تو اس قدر روپیہ کل رقم واجب الاداء میں سے منہا کر دیا جائیگا ۔ **العبد** :۔ میر ضیاء اللہ لیڈر اگزامینر آرڈیننس ڈپو سیوری بمبئی ۔ گواہ شد :۔ نواب دین امیر جماعت احمدیہ بمبئی ۔ گواہ شد :۔ ابراہیم عبداللہ کلیم بمبئی ۔

نمبر ۶۱۴۷ :۔ منکہ سید امام شاہ ولد حسین شاہ صاحب قوم سید پیشہ زمیندارہ عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن مونگ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲ ۵/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے ۔ زرعی زمین سات بگیہ چاہی و بارانی ہے ۔ دو مکان پختہ و خام قیمتی دو ہزار روپیہ ۔ اور اس کے علاوہ چودہ روپے ماہوار پنشن ہے ۔ میں اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ اور اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ تا زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اس کے علاوہ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو ۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد :۔ سید امام شاہ گورنمنٹ پنشنر گواہ شد :۔ بشیر احمد بقلم خود محلہ دارالرحمت گواہ شد :۔ عبدالرحمٰن (مہر سنگھ) بی ۔ اے

نمبر ۶۱۴۹ :۔ منکہ امام الدین ولد کاکا قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر چالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵ ۵/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ۔ میری سالانہ آمد مبلغ یکصد روپیہ ہے ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ اگر کوئی جائیداد میں اس کے بعد پیدا کروں تو انشاء اللہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی ۔ اور اگر کوئی حصہ میں اپنی زندگی میں صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کر کے رسید حاصل کر لوں ۔ تو اُسے منہا سمجھا جائے گا ۔ اگر میری کوئی جائیداد بعد وفات ثابت ہو ۔ اور اس کا حصہ میری زندگی میں ادا نہ ہو ۔ تو صدر انجمن احمدیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک ہوگی ۔ اگر میری آمد میں کمی بیشی ہوئی ۔ تو اس کے مطابق چندہ میں بھی کمی بیشی ہوتی رہے گی ۔ اور میں دفتر کو اطلاع دیتا رہوں گا ۔ **العبد** :۔ نشان انگوٹھا ۔ امام الدین بقلم صلاح الدین ایم ۔ اے کارکن جامعہ احمدیہ ۔ گواہ شد ۔ مولوی دل محمد مبلغ سلسلہ احمدیہ ۔ گواہ شد :۔ عبدالرحیم پسر حضرت مولوی شیر علی صاحب ۔

نمبر ۶۱۵۱ :۔ منکہ عطیہ بیگم بنت مولوی عطا محمد صاحب قوم راجپوت عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴ ۵/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری جائیداد اس وقت مبلغ روپیہ نقد ہے ۔ میں اس کے آٹھ حصہ کی

وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ نہ آمد ہے۔ نیز میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی آٹھویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ عطیہ بیگم بقلم خود

گواہ شد:۔ عطا محمد ہیڈ کلرک دفتر بہشتی مقبرہ قادیان والد موصیہ۔

گواہ شد:۔ قاضی عبدالرحمٰن پرسنل اسسٹنٹ ناظر اعلیٰ ماموں موصیہ۔

نمبر ۶۱۵۴:۔ منکہ فاطمہ بی بی زوجہ عطاء اللہ جان صاحب سکنہ قادیان عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۴۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ سوائے میرے مہر کے جو کہ ۵۰۰ روپے ہے نہیں ہے۔ میں مبلغ پانچ صد روپیہ اپنا مہر اپنے خاوند عطاء اللہ جان بھٹی۔ پسر محمد عبداللہ بھٹی سے وصول کر چکی ہوں اور اس کی میں مالک ہوں۔ میری اس کے سوا اور کوئی بھی آمدنی نہیں ہے۔ سو میں اپنے مہر مبلغ (۵۰۰) پانچصد روپیہ کا ۱/۱۰ حصہ یعنی مبلغ ۵۰ روپے بشرائط مندرجہ بالا داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ سلسلہ عالیہ کردوں گی۔

الامۃ:۔ فاطمہ بی بی بقلم خود موصیہ

گواہ شد:۔ علی محمد اجمیری ایڈیٹر ریویو اردو۔ گواہ شد:۔ عبدالمنان

میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔ کہ سوائے مہر کے جو کہ مبلغ ۵۰۰ روپے ہے۔ میری بیوی کی نہ کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد ہے اور نہ اس کی دیگر کوئی آمدنی کی صورت ہے، سو وہ بقائمی ہوش وحواس وبلاجبر واکراہ اپنے مہر کا ۱/۱۰ حصہ یعنی مبلغ ۵۰ روپے کی جو وہ وصیت کرتی ہے ٹھیک ہے۔ اور اسکے علاوہ اس کے پاس ایک پیسہ تک کا زیور بھی نہیں ہے۔

عطاء اللہ جان بھٹی
شوہر موصیہ بقلم خود

لاھور اور کراچی کے درمیان گاڑیوں کے اوقات میں تبدیلی

محکمہ ریلوے کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۹۱ اپ اور ۹۲ ڈاؤن آئندہ صرف لاہور اور سمہ سٹہ کے درمیان چلیگی۔ ۲۔۸ ڈاؤن کراچی میل لاہور سے ۴۵-۱۶ پر چلیگی اور ۵۲-۱۹ پر منٹگمری پہنچیگی۔

۷ اپ کراچی میل ۱-۴ منٹگمری سے چلیگی اور ۷ بجے صبح لاہور پہنچیگی۔

تکلیف دِہ طرزِ عمل

ہمیں نہایت افسوس کیساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ ہمارے پے در پے اعلانات اور درخواستوں کے باوجود بعض اصحاب وی۔ پی وصول نہیں کرتے گویا وہ نہ بروقت چندہ ادا کرتے ہیں۔ اور نہ ہمارے اعلانات پر وی۔ پی روکنے کی اطلاع دیتے ہیں۔ لیکن جب وی۔ پی جاتا ہے۔ تو اسے کمال بے اعتنائی سے واپس کردیتے ہیں۔ ایسے اصحاب کے متعلق سوائے اس کے اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ وہ دفتر کو مکرر نقصان پہنچاتے ہیں۔ ہم ان اس تکلیف دہ طرز عمل کے پیش نظر مجبور ہونگے۔ کہ آئندہ ان کے نام شائع کریں۔

"مینجر"

قلب الحجر

یاد رہے۔ کہ قلب الحجر جیسی بیش بہا چیز ہر جگہ نہیں ملتی۔ اسے نایاب تو نہیں کہا جا سکتا۔ مگر کم یاب ضرور ہے۔ طبیہ عجائب گھر قادیان

نہایت باموقعہ قطعات برائے مکانات فروخت ہو رہے ہیں

محلہ دارالبرکات شرقی قادیان میں قریباً ۶۰ قطعات کے لئے باقاعدہ نقشہ تجویز کرکے انجمن سے منظوری حاصل کی گئی ہے۔ ہر چار کنال کے گرد ۲۰-۳۰ فٹ کی سڑکیں چھوڑی گئی ہیں۔ اور جنوب میں محلہ دارالانوار کی حد اتصال پر ۴۰ فٹ کی بڑی سڑک رکھی گئی ہے شہر اور ریلوے سٹیشن سے قریباً پانچ پانچ منٹ کا فاصلہ ہے۔ بڑی سڑک پر ۵۰۰ روپے اور اندرون محلہ میں ۴۰۰ روپے فی کنال قیمت مقرر ہوئی ہے۔ جو دوست بافساط خریدنا چاہیں وہ بیس روپیہ ماہوار فی کنال کے حساب سے ۵۰۰ اور ۴۵۰ روپے علی الترتیب فی کنال پر خرید سکتے ہیں۔ المشتہران:۔ مالک وسرپرست چودھری شیخ محمد صاحب سیال ایم۔ اے قادیان سکرٹری فروخت۔ قاضی عبدالرحیم بھٹی اور سیر قادیان

بڑے باغ کے ثمر آم کی نیلامی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بڑا باغ جو بہشتی مقبرہ کے قریب ہے۔ اس کے پھل کی نیلامی ۲۱ رمئی ۱۹۴۲ء بروز جمعرات اُسی باغ میں نو بجے قبل دوپہر سے لیکر بارہ بجے دوپہر تک ہوگی۔ خواہشمند لوگ موقعہ پر پہنچ کر بولی دیں۔ ضروری نہیں ہوگا۔ کہ آخری بولی ضرور منظور کرلی جائے۔ بولی ختم ہونے پر بولی کی رقم کا ۱/۴ پیشگی ادا کرنا ہوگا بقیہ رقم کا نصف حصہ ایک ہفتہ کے اندر ادا کرنا ہوگا۔ باقی ماندہ رقم ۱۰ جولائی ۱۹۴۲ء تک ادا کرنا ہوگی۔ دیگر شرائط موقعہ پر سنا دی جائینگی۔ ہر بولی دینے والے سے نیک نیتی کے ثبوت کیلئے عہ روپے لئے جائینگے۔ جو عدم منظوری بولی کی صورت میں واپس کردیئے جائیں گے۔

خاکسار (منشی) محمد صادق مختار عام

اسقاط کا مجرب علاج
حب اٹھرا

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں ان کیلئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں وکشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے

قیمت فی تولہ عہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے
گاڑی برائے وکٹری (فتح)

اگر عوام غیر ضروری سفر کو جاری رکھیں تو پنجاب کی گندم اس کی منڈیوں میں آنے سے رک جائیگی

آپ سفر نہایت ہی اشد ضرورت کے پیش نظر کریں!

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ایک سیکنڈ کلاس فسٹ گریڈ کے ڈرافٹسمین کی عارضی اسامی کیلئے بمشاہرہ مبلغ ۱۰۰-۱۰-۱۲۰ روپیہ (زیادہ تنخواہ جو اُن کی ملازمت کے قواعد کے مطابق ان کے عہدہ کیلئے وقتاً فوقتاً مقرر ہوتی رہیگی) پر درخواستیں مطلوب ہیں۔

اسامی مسلمانوں کیلئے مخصوص ہو۔ اسکے علاوہ تمام قوموں کی ایک فہرست انتظاریہ بھی مرتب کی جائیگی۔

عمر مورخہ ۱۴ رجولائی ۱۹۴۲ء کو ۲۰ سال سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔ امیدوار کسی منظور شدہ انجنیئرنگ سکول کالج یا یونیورسٹی کا ڈپلومہ یا ڈگری رکھتے ہوں۔ درخواستیں مورخہ ۲۹ رجون ۱۹۴۲ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ تفصیلات حاصل کرنے کیلئے ٹکٹ لگا اور اپنا پتہ لکھکر لفافہ جس کے بائیں کونہ پر "تفصیلات برائے ڈرافٹسمین" لکھا ہو جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے نام بھیجنا چاہیئے۔

جنرل منیجر

لنڈن ۱۸ مئی۔ مسٹر چرچل نے کل ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اب ہم جنگ کے ایک ایسے مرحلہ پر پہنچ گئے ہیں کہ گو پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ نہیں سکے۔ مگر اب اسے صاف صاف دیکھ رہے ہیں۔ اور اتحادی ضرور اس چوٹی پر پہنچ کر رہیں گے۔ ۳۳ ماہ کی جنگ کے باوجود ہم جنگ سے ہرگز نہیں اکتائے۔ اور ہم میں سے کوئی بھی کبھی دشمن سے رحم کی درخواست نہ کریگا۔ ہم نے تو جو نقصان اٹھانا ہے اٹھا کر رہیں گے۔ مگر دشمن کا اس سے بہت زیادہ نقصان کریں گے ؛

کراچی ۱۸ مئی۔ کراچی میل جب کل رات پنجاب جا رہی تھی۔ تو ڈیڑھ سو میل کے فاصلہ پر "پیر پگاڑو" کے قریب ایک سو مریدین یعنی "حر" والوں نے اسپر ڈاکہ ڈالا۔ لائن پہلے سے اکھیڑ رکھی تھی۔ چنانچہ انجن اور چھ ڈبے پٹڑی سے اتر گئے۔ حروں نے گولیاں بھی چلائیں اور مسافروں کو خوب لوٹا۔ عورتوں کے زیورات بھی اتروا لئے۔ کہا جاتا ہے کہ ۲۷ اشخاص ہلاک اور ۲۶ زخمی ہوئے۔ سر غلام حسین ہدایت اللہ ہوم منسٹر سندھ کا لڑکا بھی مارا گیا۔ وزیر مال مسٹر نجلداس نے بنچ کے نیچے چھپ کر جان بچائی۔ زخمیوں کی امداد کیلئے فوراً خاطر خواہ انتظامات کئے گئے۔ اور ڈاکوؤں کے تعاقب میں فوج اور پولیس روانہ کردی گئی۔ پیر پگاڑو کے مریدوں کی تعداد دس لاکھ بیان کی جاتی ہے۔ صوبہ کے امن و امان کے پیش نظر پیر صاحب اس وقت جیل میں ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جب گاڑی پٹڑی سے اتر گئی۔ تو ڈاکوؤں نے بے تحاشا فائر کرنا شروع کر دئے اور ۳۰ منٹ تک کرتے رہے۔ بہت سے مرنیوالوں کے بدن گولیوں سے چھلنی ہو چکے تھے ؛

لنڈن ۱۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ جرمن فوجیں جزیرہ نما کرچ کے شمالی حصہ میں ۵ میل آگے بڑھ گئی ہیں لیکن کسی اور رقبہ میں ایک انچ بھی پیشقدمی نہیں کر سکیں۔ کہا جاتا ہے کہ جرمنوں کا بڑا حملہ ابھی شروع نہیں ہوا۔ جو کچھ ہو رہا ہے وہ ابتدائی کارروائی ہے۔ خارکوف کے محاذ پر جرمنوں کو بیسیوں مورچے خالی کرنے پڑے ہیں۔ اور سینکڑوں توپیں روسیوں کے ہاتھ لگی ہیں ؛

دہلی ۱۸ مئی۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ کل صبح جاپانی طیاروں نے آسام کے ایک مشرقی شہر پر بمباری کی۔ مگر جانی نقصان بہت تھوڑا ہوا۔ برطانی طیاروں نے منگیانا پر حملہ کیا۔ برطانی صورت حال میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ دریائے چندوین کے مغرب میں بھی اب امن و امان ہے ؛

الہ آباد ۱۷ مئی۔ ہائیکورٹ نے حکم دیا ہے کہ مجسٹریٹ اور جج عدالت کے وقت پان اور سگریٹ کا استعمال نہ کریں۔ اسی طرح وکلاء بھی جب پیش ہوں تو نہ پان کھائیں اور نہ سگریٹ پئیں ؛

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۸ مئی۔ خارکوف پر روسیوں کا دباؤ ہر آن بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے بیسیوں بستیوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے جرمن ٹینکوں کے دستے پر دستے بھیج رہے ہیں مگر روسی پیش قدمی کا سیلاب نہیں رکتا۔ بیشمار سامان جنگ روسیوں کے ہاتھ آرہا ہے اور ہزاروں جرمن موت کے گھاٹ اتارے جا رہے ہیں ؛

ماسکو ۱۸ مئی۔ یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جرمنوں نے کیف (یوکرین) میں پچاسی ہزار روسیوں کو تختہ دار پر لٹکا دیا۔ اسی طرح پولینڈ میں ۵۰ ہزار پول موت کے گھاٹ اتار دئے گئے ؛

چنکنگ ۱۸ مئی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ چینیوں نے برما روڈ کے جنوب میں واقع شہر کنگ ٹانگ سے جاپانیوں کو نکال دیا ہے۔ اس معرکہ میں ایک ہزار جاپانی ہلاک ہوئے۔ برما کے شمال میں جاپانیوں نے دریائے سالوین عبور کرنے کی کوشش کی مگر منہ کی کھائی۔ گذشتہ ہفتہ برما روڈ پر چار ہزار جاپانی موت کے گھاٹ اتارے گئے ؛

برسٹل ۱۸ مئی۔ آج سر سٹیفورڈ کرپس نے یہاں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ نے ہندوستان کو جو پیشکش کی وہ مخلصانہ تھی۔ میں اگر اسکے متعلق مطمئن نہ ہوتا تو کبھی اسے لیکر ہندوستان نہ جاتا۔ جنگ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مغربی یورپ میں جرمنی کے لئے دوسرا محاذ جنگ قائم کرنے کیلئے حکومت عوام سے بھی زیادہ بیتاب ہے لیکن وہ مناسب موقعہ کی منتظر ہے۔ ہمارا مستقبل پُر اُمید ہے۔ مگر زیادہ خوش فہمی بھی درست نہیں ؛

لاہور ۱۸ مئی۔ سر سکندر حیات خاں صاحب نے ایک بیان میں کہا کہ جبتک جرمنی اور جاپان کے سارے منصوبے خاک میں نہ مل جائیں۔ اور ہمارے بہادر سپاہی واپس نہ آلیں ہمیں جنگ کو کامیابی سے جاری رکھنا چاہیئے۔ سودا بازی کا رنگ ترک کر کے غیر مشروط امداد برطانیہ کو دینی چاہیئے۔ اور مجھے فخر ہے کہ اہل پنجاب غیر مشروط امداد دے رہے ہیں ؛

لنڈن ۱۸ مئی۔ برما کے برطانی کمانڈر جنرل الیگزینڈر نے ایک بیان میں اپنی فوج کی بہادری کی تعریف کی اور کہا کہ جاپانی ہمیں محصور کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ مون سون کے خاتمہ سے قبل ہندوستان پر جاپانی حملہ کا امکان نہیں۔ ہم نے ہندوستان کو تیاری کیلئے پانچ مہینے دئے ہیں۔ اور اتنا ہی عرصہ مون سون کیوجہ سے مل جائیگا لیکن اسپر بھروسہ نہ کرتے ہوئے ہمیں اپنی تیاریوں کو مکمل کرنا چاہیئے ؛

کراچی ۱۸ مئی۔ حکومت سندھ نے پیر پگاڑو کے علاقوں میں اسلحہ کے تمام لائسنس معطل کر کے حکم دیا ہے کہ ہر شخص فوراً اپنا اسلحہ نزدیک ترین تھانہ میں داخل کر دے ورنہ اسپر مقدمہ چلایا جائیگا ؛

دہلی ۱۸ مئی۔ حکومت ہند نے پھر ایک اعلان جاری کیا ہے کہ جنگی مصالح کے پیش نظر یہ ضروری ہے کہ موٹروں میں سپرٹ اور الکحل کا استعمال کیا جائے۔ الکحل کی تیاری کیلئے امریکہ سے مشینری منگوانے کی خواہش مند فرموں کو حکومت ہر طرح سے امداد دیگی ؛

پونا ۱۸ مئی۔ گاندھی جی نے اپنے اخبار میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ کانگرس کے صدر مولانا آزاد نے جو کہا ہے کہ جب مسلم لیگ پسند کرے۔ اسکے پانچ نمائندے کانگرس ورکنگ کمیٹی سے ملکر سمجھوتہ کی بات چیت کریں۔ یہ بہت معقول بات ہے ؛

وشی ۱۸ مئی۔ مارٹینک کے متعلق فرانسیسی گورنمنٹ نے امریکہ کو جو جواب دیا ہے اسمیں لکھا ہے کہ پہلے امریکہ فرانس کی خود مختاری کو تسلیم کرے۔ تو پھر دوستانہ سپرٹ میں بات چیت ہو سکتی ہے۔ موسیو لاوال نے مارٹینک کے فرانسیسی جہازوں کو امریکہ کے حوالہ کرنے سے انکار کر دیا ہے ؛

چنکنگ ۱۸ مئی۔ چین کے سرکاری اعلان میں بیان کیا گیا ہے کہ جاپانیوں نے برما یونن روڈ کے شہر لنگ لنگ پر قبضہ کر لیا ہے اور شہر کے ارد گرد گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ چینی فوجیں برما روڈ کے علاقہ میں جاپانیوں پر شدید گولہ باری کر رہی ہیں جاپانیوں نے صوبہ چکیانگ پر بھی حملہ کر دیا ہے۔ جاپان کے ایکہزار چینی سپاہی چینی فوج کے ساتھ آملے ہیں ؛

دہلی ۱۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ پچھلے دنوں مسٹر جناح اور مسٹر راجگوپال اچاریہ ایک مشترکہ دوست کے مکان پر باہم ملے۔ مسٹر اچاریہ نے اپنی نئی تحریک کی حمایت کی خواہش کی لیکن مسٹر جناح نے کوئی جواب نہ دیا۔ خاموش مسٹر اچاریہ کی باتیں سنتے اور ہنستے رہے

ماسکو ۱۸ مئی۔ سرکاری اطلاع کے مطابق سبسٹاپول کی جنگ میں ۶۵ ہزار جرمن سپاہی مارے گئے ہیں۔ اگر کرچ پر جرمن قبضہ کی خبر صحیح ہے تو اسکے معنے یہ ہیں کہ روسی فوجیں دشمن کو کاکیشیا کے ایک دروازہ میں داخل ہونے سے روکنے میں ناکام رہی ہیں۔ کالینن کے محاذ پر جرمنوں کو شکست ہو رہی ہے کرچ پر جرمن قبضہ کی تصدیق ابھی روسی ذرائع سے نہیں ہوئی ؛

لاہور ۱۷ مئی۔ نام نہاد مجلس احرار کے لیڈر مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی کو ایک مقدمہ میں ۲½ سال قید کی سزا ہوئی تھی۔ ہائیکورٹ نے اتنی ہی سزا کافی سمجھی جو مولوی صاحب کاٹ چکے اور اس لئے آپ رہا ہو گئے ہیں ؛

لنڈن ۱۷ مئی۔ آج برطانی طیاروں نے شمالی فرانس پر دو حملے کئے۔ دشمن کے نو طیارے برباد ہو گئے۔ بولون پر بھی بمباری کی گئی۔ ہمارے آٹھ طیارے واپس نہیں ہوئے ؛

برلن ۱۷ مئی۔ روسی محاذ جنگ کے ضمن میں جرمن افسر یہ کہہ رہے ہیں کہ خارکوف کو اڈہ بنا کر جرمنی جو حملہ شروع کرنیوالا ہے اسمیں ۲۰ ہزار ٹینک استعمال کئے جائینگے

واشنگٹن ۱۷ مئی۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ یکم جنوری ۱۹۴۲ء سے ۱۰ مئی تک امریکہ میں ۱۲۰ جہاز تیار ہوئے ہیں۔ کام کی یہ رفتار گذشتہ سال سے ۲۰ فیصدی زیادہ ہے۔ کینیڈا میں بھی جہاز سازی بہت سرعت سے ہو رہی ہے ؛

دہلی ۱۷ مئی۔ حکومت یو۔ پی نے اپریل میں گندم کی برآمد پر جو پابندیاں لگائی تھیں وہ واپس لے لی گئی ہیں۔ تاہم بیوپاریوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ کمشنر متعلقہ کو ضروری معلومات بہم پہنچائیں ؛

بمبئی ۱۷ مئی۔ محکمہ ڈاک کا ایک اعلان مظہر ہے کہ برما کے ساتھ تار کا سلسلہ بالکل بند کر دیا گیا ہے ؛

واشنگٹن ۱۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپانیوں کی آنکھوں میں خاک جھونک کر امریکن آبدوزوں نے فلپائن کے خزانہ کا کثیر حصہ جو چاندی اور سیکیوریٹیز کی صورت میں تھا۔ وہاں سے نکال کر محفوظ مقامات پر پہنچا دیا ؛

دہلی ۱۷ مئی۔ ایران کے کرد باغیوں نے اپنے سردار رشید خاں کی قیادت میں ایرانی فوج کے ساتھ ساج باغ کے قریب لڑائی شروع کر رکھی ہے۔ باغیوں نے حکومت کی شرائط امن کو مسترد کر دیا ہے۔

دہلی ۱۷ مئی۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ سٹینڈرڈ کلاس کے جو اخبارات ایک آنہ میں بکتے ہیں وہ آئندہ چار صفحات پر ہی نکل سکینگے۔ کلاس بی اور سی کے جو اخبار ایک آنہ میں بکتے ہیں وہ ۶ اور ۸ صفحات پر شائع ہوں گے۔ گویا اے کلاس کے اخبارات کی قیمت ½ ۱ پیسہ فی صفحہ ہو گا۔ اور سی کلاس اخبارات کے دو صفحات کی ایک پیسہ ؛

مدراس ۱۷ مئی۔ جنوبی ہند کی یورپین ایسوسی ایشن کے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی۔